نکاح رجسٹرڈ نہیں کروایا، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9143

تاریخ اجراء: 19 ربیع الثانی 1446ھ / 23 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ لڑکے، لڑکی کا نکاح گھر والوں کی رضا مندی سے ہوا، فیملی کے کچھ افراد اور گواہان بھی موجود تھے، حق مہر بھی مقرر کیا گیا، لیکن نکاح کو رجسٹرڈ نہیں کروایا گیا، حالانکہ نکاح رجسٹرڈ کروانا بھی ضروری ہوتا ہے، اب اولاد بھی ہو چکی ہے، سوال یہ ہے کہ نکاح رجسٹرڈ نہ کروانے کی وجہ سے نکاح پر کوئی اثر پڑے گا؟ اور کیا جو اولاد پیدا ہوئی وہ ثابت النسب ہی ہو گی؟ اس پر تو کوئی حکم نہیں آئے گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قوانینِ شرعیہ کے مطابق نکاح شرعی گواہوں (دو عاقل و بالغ مسلمان مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں لڑکا، لڑکی یا ان کی طرف سے ان کے وکیل کے ایجاب و قبول کر لینے سے منعقد ہو جاتا ہے، نکاح کے منعقد ہونے کے لیے شرعاً نکاح فارم کا ہونا یا اسے رجسٹرڈ کروانا ضروری نہیں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں شرعاً نکاح ہو گیا، نکاح رجسٹرڈ نہ کروانے کی وجہ سے نکاح یا اولاد پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا، اولاد ثابت النسب ہی کہلائے گی۔

یاد رہے! نکاح رجسٹرڈ کروانا، اگرچہ شرعاً ضروری نہیں، لیکن نکاح رجسٹریشن کا نظام بہت سی مصلحتوں کے پیشِ نظر بنایا گیا ہے، جس کے ذریعے انسان مستقبل میں پیش آنے والی بہت سی مشکلات سے بچ سکتا ہے، لہٰذا قانونی طور پر بھی نکاح کو ضرور رجسٹرڈ کروانا چاہیے۔

نکاح گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کا نام ہے، چنانچہ علامہ بُرہانُ الدین مَرغینانی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 593ھ / 1196ء) لکھتے ہیں: "النکاح ینعقد بالایجاب والقبول... ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین حرین عاقلین بالغین مسلمین رجلین اور رجل وامراتین" ترجمہ: نکاح ایجاب و قبول

کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے اور مسلمانوں کا نکاح دو آزاد، عاقل، بالغ، مسلمان گواہوں کی موجودگی میں منعقد ہوتا ہے، وہ گواہ دو مرد ہوں، خواہ ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔(الھدایۃ، کتاب النکاح، جلد2، صفحہ 325، 326، مطبوعہ لاھور)

فتاوی عالمگیری میں ہے:"وامارکنه فالایجاب والقبول" ترجمہ: نکاح کا رکن ایجاب و قبول ہے۔(فتاوی عالمگیری، کتاب النکاح، الباب الاول، جلد1، صفحہ 267، مطبوعہ کوئٹہ)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) سے سوال ہوا کہ نکاح قبول کر لینے سے ہی جائز ہو جائے گا یا کوئی اور بات (بھی ضروری ہے)؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا:"نکاح کے لئے فقط مرد و عورت کا ایجاب و قبول چاہئے اور دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا اسی جلسہ میں ایجاب و قبول کو سننا اور سمجھنا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے، **بس اسی قدر درکار ہے، اس سے زیادہ قاضی وغیرہ کی حاجت نہیں۔**"(فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 181، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فی زمانہ نکاح کی رجسٹریشن بھی ضرور کروائی جائے، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:"یہ نکاح خواں قاضی نہ شرعاً ضروری ہیں، **نہ اِن کے رجسٹر کی شرعاً حاجت، ہاں اندراج میں مصلحت ہے۔**"(فتاویٰ رضویہ، جلد 11، صفحہ 287، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net